سوال

(269)گیارہویں کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گیارہویں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو چیز ماسوائے اللہ کے لئے نامزد کی جائے وہ حرام ہے۔

قرآن مجید میں ہے؛

وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيْرِ ٱللَّهِ ... ١٧٣ سورة البقرة

''اور جس چیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے۔ حرام کردیا''

حاشیہ جالندھری ہے۔ یہ ترجمہ لغوی معنوں کی بنا پر کیا گیا ہے۔ لغت میں ''اہلال'' کے معنی آواز بلند کرنے کے ہیں۔ مفسرین جو اس لفظ کے معنوں میں ذبح کا لفظ شامل کرتے ہیں۔ وہ شان نزول کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ کیونکہ جاہلیت میں جو جانور غیر اللہ کے لئے مقرر کیا جاتا تھا۔ ذبح کرنے کے وقت بھی اس غیر کا نام لیا جاتا تھا۔ ورنہ حقیقت میں جو چیز غیر اللہ کے لئے مقرر کی جائے خواہ وہ جانور ہو یا اور کچھ حرام ہے۔ اس لئے کہ آیت میں حرف ''ما'' استعمال فرمایا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں جو چیز اور وہ عام ہے۔ زبح حیوان اور دیگر چیزوں کو خواہ کھانے کی ہو یا پہننے کی یا اور طرح استعمال کرنے کی سب کو شامل ہے۔ حرمت وحلت میں نیت کو بڑا دخل ہے۔ مثلاً جو جانور غیر اللہ کے لئے مقرر کیا گیا ہو اس پر زبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے یا غیر اللہ کا حرمت کے لحاظ سے برابر ہے۔ اللہ کا نام لینے سے وہ حلال نہ ہوگا علماء کرام نے لکھا ہے کہ کہ اگر کسی مسلمان نے کوئی جانور غیر اللہ کے تقرب کے لئے ذبح کیا وہ اسلام سے خارج ہوگیا اور وہ جانور ایسا ہوگیا جیسا مرتد کا ذبح کیا ہوا۔ (1) بہر حال نذر کی نیت اللہ کے لیے ہی کرنی چاہیے۔ اور ذبح کرنے کے وقت اس پر اسی وحدہ لا شریک کا نام لینا چاہیے۔ کیونکہ وہ اپنے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروانا چاہتا۔ گیارہویں بھی چونکہ جہلاء قوم باسم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دیتے ہیں۔ لہذا وہ بھی حرام ہے اس کا کھانا ناجائز ہے۔

1۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا((لاعقر فی الاسلام)) امام ابو داؤد نے اس مسئلہ پر ان الفاظ کے ساتھ باب قائم کیا ہے :'' باب کراہیۃ الذبح عند القبر'' پھر اوپر والی حدیث بیان کی ۔ وقال عبد الرزاق :کانوا عن القبر بقرہ او شاۃ صحیح ابی داؤد (2/520)(3222) للبانی ۔ وہ (یعنی مشرک) قبر کے پاس گائے یا بکری کو زبح کرتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔ ''اور یہ لوگ جو بزرگوں کےلئے جو حیوانات (مرغیوں ،بکریوں وغیرہ) کی نذر مانتے ہیں اور پھر ان کو قبروں پر لے جا کر ذبح کرتے ہیں تو فقہی روایات میں اس فعل کو بھی شرک میں داخل کیا گیا ہے ۔'' (مکتوب امام ربانی دفتر سوم مکتوب :419 ،بحوالہ تفسیر احسن البیان (ص848) فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''درمختار'' میں ہے ۔ واعلم ان النذر الذي يقع للاموات من اكثر العوام الى ضريح الاولياء الكرام تقربا اليهم فهو بالاجماع باطل وحرام : ''(آخر کتاب الصوم)اس در مختار کی شرح فتاویٰ شامی (2/139) مطلب فی النذر) میں اس کے باطل اور حرام ہونے کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ ''والنذر لمخلوق لایجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لاتکون لمخلوق ''اور یہی فتوی فتاویٰ عالم گیری میں دیکھئے (1/216) باب الاعتکاف ،بحوالہ تفسیر احسن البیان (ص85)امام نووی شارح مسلم فرماتے ہیں۔ ''ایسے جانور سے جو غیر اللہ کی تعظیم کےلئے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو اس پر کاٹے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے ۔ (شرح صحیح مسلم ،کتاب الاضاحی باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالیٰ (حافظ ثناء اللہ مدنی)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص568

محدث فتویٰ